Digitized By Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Multan Cant

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۱۱ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۲۹ شعبان ۱۳۶۱ ھ | ۱۱ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۱۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے میاں صلاح الدین صاحب بی اے ابن جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر اقبال جہان بیگم صاحبہ بنت کیپٹن عمر حیات خان صاحب ساکن ہیوں حال دیولالی کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کا بخار خدا تعالیٰ کے فضل سے اتر گیا ہے الحمد للہ۔

آج قریشی محمد مطیع اللہ صاحب نے اپنے ولیمہ کی دعوت دی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعا کی۔

ہندو مہاسبھا کی طرف سے حکومت کو لالچ اور دھمکی

سول نافرمانی کرنے کے متعلق کانگریس کی قرارداد کے بعد ملک میں جو فسادات رونما ہوئے۔ اور جس قدر جانی، اور مالی نقصانات ہوئے ہیں۔ وہ نہایت ہی رنجدہ ہیں۔ ابھی یہ آگ فرد نہیں ہوئی۔ کئی ایک مقامات پر نہ صرف سلگ رہی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو نہایت شدت کے ساتھ شعلہ زن ہو جاتی ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا نے اس کو اور زیادہ بھڑکانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ چنانچہ حال میں ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے جو قرارداد پاس کی ہے وہ اسی قسم کی ہے۔ اس میں اول تو برما اور ملایا کے برطانیہ کے ہاتھ سے نکل جانے کا حوالہ دے کر حکومت سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ "موجودہ سسٹم میں ہنگامی تبدیلیاں کی جائیں۔" اور پھر یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ "ہندوستان کی آزادی کا فوری اعلان کیا جائے۔ اور نیشنل گورنمنٹ قائم کی جائے۔ جسے تمام اختیارات منتقل کئے جائیں۔"

گویا مسلمانوں اور دوسری تمام اقلیتوں کو نظر انداز کر کے حکومت کے تمام اختیارات ہندوؤں کے حوالے کر دیئے جائیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ "ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کو یہ یقین کرنے کی وجہ ہے۔ کہ جونہی برٹش گورنمنٹ طاقت کو منتقل کرنے کا فیصلہ کرے گی۔ رجعت پسند عناصر کے ہاتھ کمزور ہو جائیں گے اور سرکردہ سیاسی آرگنائزیشن متحد ہو کر ہندوستان کو آنے والی تباہی سے بچا لیں گی۔"

ظاہر ہے۔ کہ حکومت کو کھلے طور پر یہ لالچ دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اقلیتوں کو کلیتہً نظر انداز کر دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سرکردہ سیاسی آرگنائزیشنز متحد ہو کر جنگ میں فتح پانے کی کوشش کریں گی۔ اور ہندوستان کو آنے والی تباہی سے بچا لیں گی۔ اس بات کو اس قرارداد میں اور بھی کئی بار دوہرایا گیا ہے۔ مثلاً کہا گیا ہے۔

"ہندوستان کی نیشنل گورنمنٹ مشترکہ دشمن کے خلاف لڑنے کا اعلان کرے گی"

"اس مشترکہ جنگی پالیسی کو چلانے کے لئے ہندوستان برطانیہ اور اتحادی اقوام سے گہرا تعاون کرے گا۔"

"ہندوستان کی نیشنل گورنمنٹ ہندوستان کی مؤثر حفاظت کے لئے فوجی اور صنعتی پالیسی پر عمل کرے گی۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے قومی فوج بنائے گی۔"

وغیرہ وغیرہ۔

مطلب یہ کہ حکومت برطانیہ چونکہ آج کل جنگ میں مصروف ہے۔ اور اس جنگ کو کامیاب بنانے کے لئے اسے ہر قسم کی امداد کی ضرورت ہے۔ اس لئے اسے کہا جا رہا ہے۔ کہ ہندوستان کی حکومت کے تمام اختیارات اکثریت کے حوالے کر دے۔ تاکہ اسے جنگ جیتنے میں ہر قسم کی امداد دی جائے۔ چونکہ ہندو مہاسبھا کو بڑی حد تک اس بات کا یقین ہے۔ کہ حکومت اس پیشکش کو جو بر محل کی جا رہی ہے۔ اور جس کی حکومت کو اشد ضرورت ہے۔ قبول کر لے گی۔ اس لئے اس نے بار بار اس پر زور دیا ہے۔ لیکن اس میں مزید زور پیدا کرنے کے لئے اس نے دوسرا ڈھنگ بھی اختیار کیا ہے۔ اور وہ دھمکی ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا قرارداد میں کہا گیا ہے۔

"اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا برٹش گورنمنٹ کو انتباہ دیدے کہ وہ عوام کی بے چینی کے متشددانہ مظاہرہ کو طاقت کے ذریعہ عارضی طور پر دبا سکتی ہے مگر وہ اس طرح ہندوستان کی بے چینی کی بنیادی وجوہ کو دور نہیں کر سکتی اور نہ خوش کر سکتی ہے۔ اب واحد راستہ یہی ہے کہ ہندوستان کو آزاد ملک تسلیم کر لیا جائے اور نیشنل گورنمنٹ کے مطالبہ کو منظور کر لیا جائے انگلینڈ اور اس کے اتحادیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس حد تک ہندوستان کو آزادی سونپ دیں۔ کہ اتحادیوں کے دشمن کچھ زیادہ چیز دے کر ہندوستان کے لوگوں کو لالچ میں نہ پھنسا سکیں۔ اگر برٹش گورنمنٹ نے ایسا نہ کیا۔ تو ہندو مہاسبھا کو اپنا موجودہ پروگرام بدلنا پڑے گا۔ اور ایسے ذرائع اور طریقے اختیار کئے جائیں گے۔ جن سے برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کو بھی محسوس ہو جائے گا۔ کہ ہندوستان کو اب زیادہ دیر تک دبایا نہ جا سکے گا۔"

ان الفاظ میں ایک طرف تو حکومت کی ان کارروائیوں کو جو آج کل کے فسادات کے انسداد کے لئے کر رہی ہے بے اثر اور بے نتیجہ قرار دیکر فسادیوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ اور دوسری طرف یہ بتا دیا گیا ہے۔ کہ اتحادیوں کے دشمنوں نے اگر اتحادیوں سے کچھ زیادہ چیز دیدی۔ تو وہ ان کے پھندے میں پھنس کر حکومت برطانیہ سے وہی سلوک کریں گے۔ جو ملایا۔ اور برما کے لوگوں نے کیا۔ اگر حکومت برطانیہ نے اپنے دشمنوں سے کچھ زیادہ فی الفور نہ دے دیا۔ تو ہندو مہاسبھا ایسے ذرائع اختیار کرے گی۔ جو حکومت کو بتا دیں گے۔ کہ وہ ہندوستان کو زیادہ دیر تک اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتی۔

حکومت مہاسبھا کے ان لالچوں، اور دھمکیوں کے مقابلہ میں جو بھی رویہ اختیار کرے۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کا امن و امان۔ قانون اور انتظام روز بروز زیادہ سے زیادہ خطرہ میں پڑتا جا رہا ہے۔ حالات نازک سے نازک تر ہو رہے ہیں خطرات زیادہ سے زیادہ بڑھ رہے ہیں ان حالات میں جماعت احمدیہ کو روحانی اور ظاہری طور پر جس قدر ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ امید ہے۔ کہ مخلصین جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے ایک ایک لفظ کو ہر وقت پیش نظر رکھیں گے۔ اور ہر حکم پر ہر حالت میں لبیک کہنے کے لئے تیار رہیں گے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے حضور اظہارِ اخلاص کی قراردادیں

جماعت احمدیہ ملتان

۲۸ اگست ۱۹۴۲ء مسجد احمدیہ میں ساری جماعت کے سامنے ۱۸ اگست کے الفضل میں شائع شدہ ارشاد مبارک پڑھ کر سنایا گیا۔ جس پر سب جماعت نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ ملتان سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم پر بدل و جان لبیک کہتے ہوئے اقرار کرتے ہیں کہ ہم حضور کے ایک ادنےٰ سے ادنےٰ ارشاد پر بھی ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں

منظور الٰہی احمدی سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ملتان

جماعت احمدیہ سمبڑیال

ممبران جماعت احمدیہ سمبڑیال نے بروز جمعہ اجلاس کر کے متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی کہ ہم سب امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر حکم پر دل و جان سے لبیک کہتے ہیں۔ اور ہم بیعت کر کے اس عہد پر کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور اپنے پیارے آقا کے ارشاد پر جان و مال قربان کرنے کو انشاء اللہ ہر وقت تیار رہیں گے۔ پھر دوہراتے ہیں۔ سراج الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمبڑیال

جماعت احمدیہ مظفر گڑھ

جماعت احمدیہ مظفر گڑھ کے مردوں کا ایک غیر معمولی اجلاس بعد نماز جمعہ بتاریخ ۲۱ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش منعقد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا فرمودہ خطبہ الفضل مورخہ ۱۱ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش پڑھ کر سنایا گیا۔ اور حسب ذیل قرارداد بہ اتفاق رائے پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ مظفر گڑھ کا ہر مرد اس پُر آشوب وقت میں جبکہ ملک میں فسادات ہو رہے ہیں۔ اور بغاوت پھیلنے کا سخت اندیشہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر آواز پر لبیک کہنے میں اپنی سعادت ابدی خیال کرتا ہے۔ اور اس یقین سے لبریز ہے کہ حضور پُر نور کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ خداوند تعالےٰ کی رضا کے مطابق ہے۔

جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس پر ایمان رکھتا ہے۔ کہ حضور کا ہر فرمودہ حکم نیک ہے۔ آپ کے ہر فرمودہ حکم کی تعمیل میں اپنی جانوں اور اپنی اولادوں وطنوں اور جائدادوں کی پرواہ نہ کرنا خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ خاکسار غلام احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ مظفر گڑھ

قافلہ واقفین تحریک جدید کی واپسی

تحریک جدید کے واقفین زندگی کا قافلہ جو ۵ اگست کو سفر کشمیر کے لئے قادیان سے روانہ ہوا تھا گزشتہ شب ۸ بجے کی گاڑی سے واپس دارالامان پہونچ گیا۔ یہ قافلہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت اس سفر پر مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی کی زیر قیادت روانہ ہوا تھا۔ جاتی دفعہ جموں سے پیدل سفر شروع کیا گیا۔ اور اسی راستہ سے واپسی ہوئی۔ بار برداری کے لئے ۴ خچریں ہمراہ تھیں۔ اس قافلہ میں ۱۵ واقفین تھے۔ قافلہ ویری ناگ۔ کوکر ناگ اور اچھابل سے ہوتا ہوا اسلام آباد پہونچا۔ وہاں سے پہلگام اور آگے ۸ میل دور چندن واڑی برف کا پل دیکھنے گیا۔ اس کے بعد سری نگر اور گلمرگ۔ جاتی دفعہ بانہال کے ہائی سکول کے ساتھ والی بال کا میچ کیا۔ اور سری نگر میں پولیس کی ٹریننگ کلاس کے ساتھ بھی والی بال کا میچ کھیلا۔ خدا کے فضل سے دونوں میچ نمایاں طور پر جیتے۔ سری نگر میں قافلہ کا قیام ۱۲ روز رہا۔ نشاط شالامار جھیل ہاروں۔ تخت سلیمان۔ قلعہ ہری پربت وغیرہ مقامات م

و دیکھے۔ خان یار میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر دیکھنے بھی گئے۔ سفر لمبا۔ دشوار گزار مگر پُر لطف بھی تھا۔ کشمیر کی وادی قدرت کی حسن کاری کا ایک اعلےٰ نمونہ ہے۔ جہاں ہموار میدانوں میں سبزہ۔ چشمے۔ جھیلیں اور دیگر دلکش مناظر کثرت سے ہیں۔ کشمیر کا چپہ چپہ حد درجہ زرخیز ہے۔ گو اس سال بوجہ فصل کی اچانک تباہی کے قحط پڑا ہوا تھا۔ کشمیر میں اخروٹ کی لکڑی کا کام اعلےٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ اسی طرح کاغذ کا کام (پیپر ماشی) پتھر کا کام اور سوئی کا کام بھی بہت عمدہ ہوتا ہے۔ شاہان مغلیہ کی یادگاریں ان کی بنائی ہوئی عمارتیں قلعے وغیرہ موجود ہیں ہم نے واپسی سفر قدرے تیزی سے کیا۔ اور پہلے جو فاصلہ چھ روز میں طے کیا تھا واپسی پر ۴ روز میں طے کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہم نے سامان پہلے بھجوا دیا۔ اور اپنے پاس معمولی سامان رکھ لیا۔ اس طور پر ہم صبح بہت جلدی سفر شروع کر دیتے۔ جو راستہ پیدل چلکر طے کیا گیا۔ وہ موٹر کے راستہ قریباً سوا تین سو میل ہے۔ اراکین قافلہ کی صحت عام طور پر اچھی رہی۔ خاکسار ناصر احمد واقف تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عشق الٰہی وسّے مونہہ پر ولیاں ایہہ نشانی

"عشق مجازی تو ایک منحوس عشق ہے کہ ایک طرف پیدا ہوتا اور ایک طرف مر جاتا ہے۔ اور نیز اس کی بناء اس حسن پر ہے جو قابل زوال ہے۔ اور نیز اس حسن کے اثر کے نیچے آنے والے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے۔ کہ وہ حسن روحانی جو حسن معاملہ اور صدق وصفا اور محبت الٰہیہ کی تجلی کے بعد انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے۔ وہ مستعد دلوں کو اس طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ کہ جیسے شہد چیونٹیوں کو۔ اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرہ ذرہ اس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے۔ صادق المحبت انسان جو سچی محبت خدا تعالےٰ سے رکھتا ہے۔ وہ وہ یوسف ہے۔ جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔ اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔ خدا تعالےٰ اپنی پاک کتاب میں جو فرقان مجید ہے فرماتا ہے کہ مومنوں کا نور ان کے چہروں پر دوڑتا ہے۔ اور مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے۔ جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے۔ اور مجھے ایک دفعہ عالم کشف میں پنجابی زبان میں اسی علامت کے بارہ میں یہ موزون فقرہ سنایا گیا۔ "عشق الٰہی وسّے مونہہ پر ولیاں ایہہ نشانی" مومن کا نور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ وہی روحانی حسن و جمال ہے۔ جو مومن کو وجود روحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ جسمانی حسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں۔ مگر یہ عجیب حسن ہے۔ جس کی خریدار کروڑہا روحیں ہو جاتی ہیں۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صد ۶۵)

خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی جان

"تنظیم احزاب" تنظیم خدام الاحمدیہ کی جان ہے۔ اس کے بغیر ہماری تنظیم قالب بے رُوح ہے۔ اور اس سے ہمارا مقصود یہ ہے۔ کہ "خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے ماتحت ایک گروپ لیڈر (سائق) فوراً اپنے گروپ (حزب) کے دس آدمیوں کو بلا سکے گا۔ اور اسے یقین ہوگا۔ کہ وہ میری آواز پر اپنے تمام کام چھوڑ کر چلے آئینگے اور جس جگہ جانے کے لئے انہیں کہا جائے گا۔ وہاں پہونچ جائیں گے۔"

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

کیا ہمارا سائق ہمارے متعلق یہی یقین رکھتا ہے۔ کہ ہم اس کی آواز پر ہر وقت لبیک کہنے کو تیار رہیں؟ اگر نہیں تو ہم نے ابھی اطاعت کا کامل نمونہ نہیں دکھایا۔ اور ہمارے ایمان کا فوری تقاضا ہے۔ کہ ہم اپنے میں ایک نیک تبدیلی پیدا کریں۔ وباللہ التوفیق

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات سید محمود عالم صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف - قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میرے خاندان کا شجرہ نسب حضرت امام حسین رضؓ تک جاتا ہے۔ مجھے اپنا سنہ پیدائش یاد نہیں۔ غالباً ۱۸۸۹ء یا ۱۸۹۰ء ہے۔ میرا آبائی وطن موضع اِسا ڈاک خانہ جہان آباد - پرگنہ بھلاوا - ضلع گیا - صوبہ بہار ہے۔ میری جائے پیدائش موضع برالواں ڈاک خانہ پون پون ضلع پٹنہ ہے۔

(۱)

سنہ ۱۹۰۲ء میں جب میں پٹنہ شہر میں پڑھنے کے لئے آیا۔ تو ہمارے ہاں ایک بزرگ تشریف لائے۔ اور کہنے لگے۔ کہ پنجاب میں ایک بہت بڑا عالم ہے۔ ایک عیسائی اُس کی دُعا کے مقابلہ میں آیا تھا۔ جو مر گیا۔ اب کوئی عیسائی اس کے مقابلہ میں نہیں آتا۔ یہ سُنکر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بغیر نام اور کیفیت معلوم ہُوئے محبت ہو گئی۔

(۲)

غالباً سنہ ۱۹۰۳ء میں میرے بڑے بھائی سید محبوب عالم صاحب پٹنہ شہر میں کسی طرف جا رہے تھے۔ کہ دو شخص یہ کہتے ہُوئے گزر گئے۔ کہ پنجاب میں کسی شخص نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ بھائی صاحب کو بچپن ہی سے قرآن شریف سے محبت ہے وُہ یہ سُنکر حیران رہ گئے۔ کہ پوچھوں تو کس سے پوچھوں۔ کہنے والے تو چلے گئے شائد سٹیشن ماسٹر کو معلوم ہو۔ آخر ان کا خیال درست نکلا۔ نام و پتہ وغیرہ دریافت کر کے مکان پر آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ کہ مجھے آپ کے حالات معلوم نہیں صرف نام سُنا ہے۔ اگر براہ کرم اپنی تصانیف بھیجدیا کریں۔ تو پڑھ کر واپس کر دیا کروں گا۔ اس پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کتابیں بھجواتے رہے۔ اور بھائی صاحب پڑھ پڑھ کر واپس کرتے رہے۔ لوگوں نے اسی وقت سے مخالفت شروع کر دی۔ مگر بھائی صاحب نے استقلال سے کام لیا۔ اور کچھ عرصہ بعد بیعت کی۔ میں نے بھی کچھ عرصہ بعد بھائی صاحب کے ذریعہ کتابیں پڑھیں۔ اور بیعت کر لی۔

(۳)

قبُول احمدیت سے کچھ مدت قبل میں پٹنہ سے اپنے گاؤں گیا۔ اور اتفاق سے اس جگہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ سویا۔ اس رات خواب میں والد صاحب کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرا یہ لڑکا جو تیرے ساتھ سویا ہُوا ہے بہت بڑا وکیل ہوگا جب میں احمدی ہو گیا تو اس وقت میں نے والد صاحب سے کہا کہ آپ کے خواب کی تعبیر میرا احمدی ہونا ہے

(۴)

کچھ عرصہ بعد میں بیمار ہو گیا۔ اور ابھی دو سال کی متواتر اور خطرناک بیماری سے پوری طرح صحت یاب بھی نہیں ہُوا تھا۔ کہ قادیان آنے کا شوق جنون پیدا ہُوا۔ اسے محبت عجب آثار نمایاں کردی

زخم و مرہم بہ یار تو یکساں کردی

بھائی صاحب نے اصرار کیا۔ کہ قادیان میں کوئی خزانہ نہیں رکھا ہُوا۔ کم از کم میٹرک پاس کر کے جانا۔ تا وہاں تکلیف نہ ہو۔ والدین غیر احمدی تھے۔ الغرض کسی نے زادِ راہ نہ دیا۔ بیماری کی وجہ سے میرا جسم بہت ہی کمزور اور ضعیف ہو رہا تھا مجھ میں دو چار میل چلنے کی بھی طاقت نہ تھی۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایک میل بھی چلنے کی طاقت نہ تھی۔ مگر خدا تعالےٰ نے دل میں جوش ڈال دیا۔ اور پیدل سفر کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس وقت میں پٹنہ میں تھا۔ چلتے وقت لوگوں نے مشورہ دیا۔ کہ والدین سے مل کر جاؤ۔ میں نے انکار کر دیا۔ کہ مبادا والدہ کی نوحہ و فریاد سے میری ثبات قدمی جاتی رہے اور قادیان جانے کا ارادہ ترک کر دوں۔

بہر حال چلا۔ چلتے وقت ایک کارڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھدیا کہ میرے حالات سفر یہ ہیں۔ میں بہت کمزور اور نحیف ہُوں۔ اور ایک کارڈ بھائی صاحب کو بھی لکھ دیا۔ کیونکہ وُہ اس وقت کسی دُوسری جگہ تھے۔ کہ میں جا رہا ہُوں۔ اگر قادیان پہنچا تو خط لکھوں گا۔ اور اگر راستہ میں مر گیا۔ تو میری نعش کا بھی کسی کو پتہ نہ لگے گا۔ میں نے سفر کے لئے یہ احتیاطی تدابیر اختیار کر لی تھیں۔ (۱) ریلوے لائن کا نقشہ رکھ لیا تھا (۲) جلدی جلدی چند درسی کتب فروخت کر کے کچھ پیسے رکھ لئے تھے۔ (۳) کمزور بہت تھا۔ اور مسافت دُور تھی۔ پچاس ساٹھ میل تک ریل کا سفر کیا۔ تا کہ اگر صحت کمزوری دکھائے۔ تو لوٹنے کی ہمت نہ ہو۔ اور بجائے واپس ہونے کے آگے ہی آگے چلتا رہوں۔

(۵)

میں اس سفر میں تیس تیس میل روزانہ چلتا رہا۔ جہاں رات آتی۔ ٹھہر جاتا۔ کبھی سٹیشن پر اور کبھی گمٹیوں میں۔ پاؤں کے دونوں تلوے زخمی ہو گئے۔ جب رات بسر کرنے کے لئے کسی جگہ ٹھہرتا۔ تو شدتِ درد کی وجہ سے پاؤں اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا تھا۔ صبح ہوتی۔ نماز پڑھتا اور چلنے کے لئے قدم اٹھاتا۔ تو پاؤں اپنی جگہ سے ہلتے نہیں تھے بہ ہزار دُشواری انہیں حرکت دیتا۔ اور ابتدا میں بہت آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا۔ مگر چند منٹ بعد اپنی پوری رفتار میں آ جاتا۔ پاؤں جوتا پہننے کے قابل نہیں رہے تھے۔ کیونکہ چھالوں سے پُر تھے۔ بلکہ چمڑا اُتر کر صرف گوشت رہ گیا تھا۔ اس لئے کبھی روڑے کبھی ٹھیکریاں چبھ کر بدن کو لرزا دیتیں کبھی ریل کی پٹڑی پر چلتا۔ اور کبھی عام شاہراہ پر اُتر آتا۔ بڑے بڑے ڈراؤنے راستوں سے گزرنا پڑا۔ ہزاروں کی تعداد میں بندروں اور سیاہ مونہہ والے لنگوروں سے واسطہ پڑا۔ جن کا خوفناک منظر دل کو ہلا دیتا۔ علی گڑھ شہر سے گزرا۔ مگر مجھے خبر نہ تھی کہ کیا ہے۔ اور کالج وغیرہ کی عمارتیں کیسی ہیں البتہ چلتے چلتے دائیں بازو پر کچھ فاصلہ پر سفید عمارتیں نظر آئیں۔ اور پاس سے گزرنے والے سے یہ پوچھ کر کہ یہ عمارات کیسی ہیں اور اس کے یہ کہنے پر کہ کالج کی عمارتیں ہیں۔ آگے چل پڑا۔ دہلی شہر سے گزرا۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی وہاں نہ ٹھہرا۔ کیونکہ میرا مقصود کچھ اور تھا۔ وہاں کے بزرگوں کی زیارت میرا مقصود نہ تھا۔ اور میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی اپنے مقصود سے باہر نہیں ہونا چاہتا تھا۔ آخر زخمی پیروں کے ساتھ قادیان پہنچا۔ اور مہمان خانہ میں ٹھہرا۔ چند منٹ کے بعد حضرت حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ نے دُودھ کا ایک گلاس دیا۔ میری جیب میں پیسے نہیں تھے۔ اس لئے لینے سے انکار کر دیا۔ آخر ان کے کہنے پر کہ خرچ سے نہ ڈریں پیسے نہیں دینے پڑیں گے۔ پی لیا۔ الحمد للہ۔ کہ قادیان میں سب سے پہلی غذا دُودھ ملی میری موجودگی میں بہت سے لوگ آئے۔ مگر کسی کو بھی دودھ کا گلاس نہیں دیا گیا۔ اس راز سے میں اب تک ناواقف ہوں۔

(۶)

پھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملا حضورؑ حالات دریافت فرماتے رہے۔ لوگ بیعت کرنے لگے۔ تو حضُور نے خود ہی مجھے بیعت کے لئے کہا۔ میں اس وقت حضور کے پاؤں دبا رہا تھا۔ یہ ایک جنون تھا۔ کام آگیا۔ ورنہ آج صحابیوں کی فہرست میں میرا نام کس طرح آتا۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے زخموں کا علاج کیا۔ اور حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کو میری تعلیم کے لئے مقرر کر دیا۔ اور بعد میں خود تعلیم دیتے رہے۔

(۷)

آخر اپریل سنہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لے گئے۔ اور بعد میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بھی بُلوا بھیجا۔ تو حضرت خلیفہ اول رضؓ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت میں آپ کے دائیں بازو میں کھڑا تھا۔ لاہور سے جنازہ کے ساتھ قادیان آیا۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے باغ میں لوگوں سے بیعت لی۔ میں اس وقت چارپائی پر آپ کے ساتھ بیٹھا تھا حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اس وقت جو تقریر فرمائی۔ اور حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ نے رقت بھرے الفاظ میں جو کچھ کہا۔ وُہ میرے دماغ میں اب تک گونج رہا ہے۔ بیعت کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی۔ پھر باغ والے مکان میں حضرت اقدس کا جنازہ زیارت کے لئے رکھا گیا۔ اور چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا دیا گیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روحانیت کے اعلیٰ مقام کے حصول کے لئے باریک در باریک گناہوں سے بھی اجتناب ضروری ہے

حسنات الابرار سیئات المقربین ایک مشہور مقولہ ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنی روحانیت کے ابتدائی مقام میں جن بعض امور کو نیکی اور خوبی سمجھتا ہے۔ انہی امور کو جب اس کی نظر تیز ہو جاتی ہے۔ اور وہ روحانیت کا زیادہ بلند مقام حاصل کر لیتا ہے گناہ قرار دیتا ہے۔ اور کوشش کرتا ہے۔ کہ باریک در باریک گناہوں سے بچے۔ اور باریک در باریک نیکیاں اپنے اندر پیدا کرے ظاہری مثالوں میں سے اس کی موٹی مثال یہ ہے کہ ایک غریب شخص اپنے معمولی میلے ہوئے کپڑوں کو ہی اعلےٰ سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے۔ کہ میرے کپڑے بالکل صاف ستھرے ہیں۔ لیکن جب وہی شخص کسی دوسرے وقت امیر ہو جاتا ہے۔ تو زیادہ اعلےٰ کپڑے اپنے زیب تن کرتا۔ اور ان کپڑوں کو جنہیں اپنی غربت کے اوقات میں وہ پہنا کرتا تھا۔ امارت کی حالت میں پہننا مناسب خیال نہیں کرتا۔ یا ایک غریب شخص غربت کی حالت میں ساگ پات کو ہی بہترین غذا سمجھتا ہے۔ مگر جب خدا تعالےٰ اس کی مالی حالت بہتر بنا دیتا ہے۔ اور اسے اعلےٰ سے اعلےٰ کھانے ملتے ہیں۔ تو اس وقت وہ سمجھتا ہے۔ کہ پہلے اس کا خیال کیسا غلط تھا۔ یہی حال روحانیت کا ہے۔ ابتدا میں انسان سمجھتا ہے کہ نیکی یہی ہے۔ کہ نمازیں پڑھی جائیں۔ روزے رکھے جائیں۔ استطاعت پر حج بیت اللہ کیا جائے۔ توفیق ہو تو زکوٰۃ دی جائے۔ خدا اور رسول پر سچے دل سے ایمان لایا جائے۔ اس کی کتابوں کو تسلیم کیا جائے۔ اور حشر و نشر اور قضا و قدر پر ایمان پیدا کیا جائے۔ لیکن جب وہ اس راستہ پر چل پڑتا ہے۔ تو اسے نیکیوں کے باریک در باریک راستے نظر آنے لگ جاتے ہیں اور وہ حیران ہوتا ہے۔ کہ میری نظر پہلے کتنی محدود اور تنگ تھی۔ اسی طرح ایک ظاہر بین انسان کے نزدیک گناہ کیا ہے یہی کہ قتل کیا جائے۔ ڈاکہ ڈالا جائے۔ چوری کی جائے۔ بدکاری کی جائے۔ جھوٹ اور فریب وغیرہ سے کام لیا جائے لیکن باریک بین کو ہزاروں گناہ دکھائی دیتے ہیں۔ ہزاروں عیوب نظر آتے ہیں اور وہ ان سے ایسا ہی بچتا ہے جیسے زہر سے۔ اسی لئے قرآن کریم مومنوں کو یہ نصیحت کرتا ہے۔ کہ وذروا ظاہر الاثم و باطنہ۔ صرف ظاہر میں دکھائی دینے والے گناہوں سے نہ بچو۔ بلکہ باریک در باریک گناہوں سے بھی بچنے کی کوشش کرو۔ درحقیقت گناہ اس گرد و غبار کا نام ہے۔ جو دل پر پڑ جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے انسانی قلب کے آئینہ میں اللہ تعالےٰ کی صفات منعکس نہیں ہو سکتیں۔ یہ گرد و غبار زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ اور کم بھی۔ لیکن بہر حال آئینہ دل کو جتنا زیادہ مصفیٰ رکھا جائے گا۔ اتنا ہی زیادہ اس میں خدا تعالےٰ کا چہرہ دکھائی دے گا۔ شیشے بظاہر سب یکساں ہوتے ہیں۔ لیکن کوئی شیشہ نہایت دھندلی شکل دکھلاتا ہے۔ اور کسی شیشہ سے صحیح خدوخال نظر آتے ہیں۔ اسی طرح دل تو ہر انسان کے سینہ میں ہوتا ہے۔ لیکن کوئی دل ایسا مصفےٰ ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا چہرہ اس میں سے صاف طور پر نظر آنے لگ جاتا ہے۔ اور کوئی ایسا ہوتا ہے۔ جو دھندلی شکل دکھلاتا ہے اور کوئی ایسا تاریک ہوتا ہے۔ کہ اس میں سے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ یہ فرق اسی لئے ہے۔ کہ ایک شخص گناہوں میں ملوث ہوتا ہے۔ دوسرا موٹے موٹے گناہوں سے بچتا ہے۔ اور تیسرا باریک در باریک گناہوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ بزرگان امت محمدیہ میں اس قسم کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ہی یہ مشہور واقعہ ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ رات کے وقت کسی شخص سے بیت المال کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے۔ اور دیا جل رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے ذاتی گفتگو شروع کر دی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فوراً پھونک مار کر دیئے کو بجھا دیا۔ وہ شخص حیران ہوا۔ کہ انہوں نے یہ کیا کیا ہے۔ چنانچہ اس نے دریافت کیا تو آپ نے بتایا۔ کہ یہ دیا بیت المال کا ہے۔ اور اس کا تیل بھی مسلمانوں کے روپیہ میں سے لیا گیا ہے۔ اس لئے جب تک تم بیت المال کے متعلق گفتگو کرتے رہے، یہ جلتا رہا۔ مگر جب تم نے ذاتی معاملات کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔ تو میں نے مناسب نہ سمجھا۔ کہ ذاتی گفتگو کے دوران میں بیت المال کا تیل خرچ ہو یہ تقوے کی باریک راہ تھی۔ جس پر آپ چلے۔ اور آپ نے اپنے عمل سے بتایا کہ تمہیں بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ درحقیقت ایک سچے مومن کی شایان شان یہی امر ہے کہ وہ ہر گناہ کی باریک در باریک شاخوں پر بھی نظر رکھے۔ اور ان میں سے کسی کے قریب بھی نہ جائے۔ تب وہ دیکھے گا۔ کہ اس کا قدم ترقی کی طرف کیسی سرعت سے بڑھتا ہے۔

آجکل بدقسمتی سے مسلمانوں میں جو عیوب پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ وہ اپنی مجالس میں عام طور پر غیبت کرتے ہیں۔ یہ ایک موٹا گناہ ہے۔ جو ہر شخص کو نظر آسکتا ہے۔ لیکن اگر ہم غور کریں۔ تو اسی غیبت کی کئی باریک شقیں بھی نظر آسکتی ہیں۔ اور وہ ساری شقیں ایسی ہیں۔ جن سے مومن کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر غیبت صرف یہ نہیں۔ کہ زبان سے کسی دوسرے کا کوئی عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کیا جائے بلکہ یہ غیبت اور کئی رنگوں میں بھی ہو سکتی ہے مثلاً (۱) ایک غیبت باعتبار بدن ہوتی ہے انسان کہتا ہے۔ فلاں کی ناک ایسی ہے یا رنگ ایسا ہے۔ یا قد اتنا لمبا یا اس قدر چھوٹا ہے یا کسی کی فربہی پر ہنسی اڑاتا۔ یا اس کے اندھے یا لنگڑے ہونے کا ذکر کر کے اپنے لئے سامان ظرافت مہیا کرتا اور اس طرح دوسرے کے بدنی عیوب بیان کر کے اس کی تحقیر و تذلیل کرتا (۲) غیبت باعتبار لباس۔ یہ کہنا کہ فلاں پگڑی کیسی باندھتا ہے۔ فلاں کا کوٹ کیسا ہوتا ہے۔ فلاں لباس میں بخل سے کام لیتا ہے۔ (۳) غیبت باعتبار نسب۔ تحقیر کے طور پر کہنا کہ فلاں جولاہا ہے یا مراثی ہے یا فلاں کا باپ تو دھوبی تھا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ حقیقی فضیلت دینداری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اعلےٰ حسب و نسب کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ (۴) غیبت باعتبار عادات۔ یہ کہنا کہ فلاں بہت پیٹو ہے فلاں سخت احمق ہے۔ فلاں ہر وقت سوتا رہتا ہے۔ یا اسی طرح اور عادات پر ہنسی اڑانا (۵) غیبت باعتبار کمی عبادت۔ یہ کہنا کہ فلاں شخص نمازیں نہیں پڑھتا۔ روزوں میں سست ہے یا تہجد کے لئے نہیں اٹھتا۔ (۶) غیبت باعتبار گناہ۔ یہ کہنا کہ فلاں کینہ توز ہے۔ فلاں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ فلاں اقارب سے قطع تعلق رکھتا ہے یا فلاں شخص والدین کا نافرمان ہے۔

پھر غیبت کرنے کے طریق بھی مختلف ہیں۔ ایک غیبت تو صراحتاً ہوتی ہے۔ اس طرح کہ کسی کا نام لے کر اس کی برائی بیان کی جائے مگر کبھی صراحتاً تو نہیں کی جاتی۔ مگر حکایۃً کی جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص لنگڑا ہو تو چل کر اس کی نقل اتارنا۔ کسی کی زبان میں لکنت ہو تو اسی طرح زبان سے الفاظ نکالنا۔ کوئی سینہ تان کر چلنے کا عادی ہو۔ یا کسی شخص کو باتیں کرتے وقت ہاتھ یا گردن وغیرہ ہلانے کی عادت ہو۔ تو خود بھی ویسا ہی کر کے دکھانا۔ اسی طرح کبھی اشارۃً غیبت کی جاتی ہے۔ یعنی گو ظاہر میں کسی شخص کا نام نہ لیا جائے۔ لیکن بعض قرائن ایسے بیان کر دیئے جائیں۔ جن سے لوگ یہ سمجھ جائیں کہ یہ فلاں شخص کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے پھر کبھی تعریضاً غیبت کی جاتی ہے یعنی بظاہر تو عام رنگ میں گفتگو ہوتی ہے۔ لیکن لوگ سمجھ جاتے ہیں۔ کہ یہ فلاں کے متعلق بات کہی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ غیبت صرف زبان سے نہیں کی جاتی۔ بلکہ بعض اور اعضا بھی اس میں شریک ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کان اس گناہ میں اس طرح ملوث ہو جاتے ہیں۔ کہ دوسرے کو انسان غیبت کرتے دیکھتا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مگر پھر بھی اس کی باتیں سنتا چلا جاتا ہے اور اسے منع نہیں کرتا۔ دل اس گناہ میں اس طرح ملوث ہوتا ہے۔ کہ دوسرے کے متعلق بدگمانی پیدا کر لی جاتی ہے۔ اور اس طرح اپنے بھائی کی تحقیر کے جذبات قلب میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح باقی اعضاء بدن بھی بعض دفعہ غیبت میں شریک ہو جاتے ہیں جیسے کسی کا عیب دوسروں کو ہاتھ یا آنکھ وغیرہ کی حرکت سے بتا دینا بھی غیبت میں شامل ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لا یحل لمسلم ان یشیر الی اخیہ بنظرۃ تؤذیہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ اپنے مومن بھائی کی طرف ایسا اشارہ کرے۔ جس سے وہ اذیت اور دکھ محسوس کرے۔ قرآن کریم نے بھی ویل لکل ھمزۃ لمزہ میں ھمزہ اور لمزہ دونوں پر لعنت ڈالی ہے۔ اور ھمزہ سے مراد وہ شخص ہے۔ جو آنکھ اور ہاتھ وغیرہ سے لوگوں کو تکلیف دیتا ہو۔ اور لمزہ سے مراد وہ شخص ہے۔ جو زبان سے لوگوں کی غیبت کرتا ہو۔ اسی طرح غیبت بطور کتابت کے بھی ہوتی ہے۔ یعنی کسی کا عیب دوسرے کو لکھ بھیجنا۔ یا کسی اور طرح لوگوں میں اس کی اشاعت کرنا۔ یہ تمام امور ایسے ہیں۔ جن سے ایک مومن کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور چونکہ اب رمضان المبارک کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ اور یہ وہ دن ہوتے ہیں۔ جن میں زبان کو بھی ہر قسم کی آلودگی سے بچانا خاص طور پر ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ ہر رنگ اور ہر قسم کی غیبت سے بچیں۔ اور دوسروں کو بھی روکیں۔ تا کہ ہمارا روزہ سچا روزہ ہو۔ محض بھوکا اور پیاسا رہنا نہ ہو۔

اس جگہ اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگوں کی برائیاں بیان کرنا بعض لوگوں کے لئے جائز بھی ہوتا ہے۔ مگر یہ ایک مستقل مضمون ہے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ اگلے نمبر میں کیا جائے گا۔

حضرت مستری فیض احمد صاحب رضؓ کے مختصر سوانح حیات

حضرت مستری فیض احمد صاحب رضؓ ۶۸-۱۸۶۷ء کے قریب شہر سیالکوٹ میں ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اور دو اور تین ستمبر ۱۹۴۲ء کی درمیانی رات کو ۷۵ سال کے قریب عمر پاکر وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اہلحدیث۔ اور حضرت مولوی فیض دین صاحب رضؓ کے ساتھ پڑھتے رہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ کا شاگرد ہونے کا فخر حاصل تھا۔ ابتداء میں اہلحدیثوں کی طرف سے مناظروں میں شریک ہوتے تھے۔ بعد میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ کی تحریک پر احمدیت کی طرف توجہ ہوئی اور ۱۸۹۷ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ سیالکوٹ میں حکیم حسام الدین صاحب مرحوم اور حضرت میر حامد شاہ صاحب رضؓ کے خاص مصاحبوں میں سے تھے۔ اور ان کا دینی شغف اور علم انہیں بزرگوں کا رہین منت تھا۔ کاروبار کے سلسلہ میں جموں سکونت اختیار کی۔ تو حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی جو ان دنوں ریاست جموں میں سرکار کے طبیب تھے معیت نصیب ہوئی۔ اور ان سے خاص انس ومحبت پیدا ہو گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہو چکنے کے بعد اکثر قادیان آتے رہے۔ اور وفات تک یہی معمول رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی وجہ سے تقویٰ و روحانیت سے خاص حصہ ملا تھا۔ اور حضور علیہ السلام سے ایک خاص انس وعقیدت تھی۔ باوجود کاروباری آدمی ہونے کے دین کو صحیح معنوں میں دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ تبلیغ مسائل سلسلہ ان کا من بھاتا مشغلہ تھا۔ دن رات یہی دھن لگی رہتی تھی گھر میں اور باہر ہر جگہ یہی چرچا ہوتا تھا۔ گفتگو نہایت موثر اور مدلل ہوتی تھی۔ اور ہر مخالف کو خداداد قابلیت اور جوش ایمان کی وجہ سے شکست دے سکتے تھے۔ ایمان اور عقیدہ اس قدر پختہ تھا۔ اور پھر خود حق پر ہونے کا اس قدر یقین تھا۔ کہ نہ صرف غیر احمدی اور غیر مبائع بلکہ غیر مذاہب کے بڑے سے بڑے عالم کا بلاخوف وخطر مقابلہ کرتے تھے۔ چنانچہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کشمیر کے سیر واعظ اور اور سیر وسیاحت پر کشمیر آنے والے بڑے بڑے آریہ لیڈروں کے ساتھ نہایت کامیاب گفتگو کرتے رہے۔ غیر مبائع کو ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے۔ چنانچہ جموں کے غیر مبائع اصحاب نے جہانتک مجھے یاد ہے یہ فیصلہ کیا ہوا تھا۔ کہ ان سے گفتگو نہ کی جائے۔ ایمان بالرسالت اور خلافت کے مسئلہ پر خاص طور پر عبور تھا۔ اور اہل حدیثوں کی مزعومہ توحید کی مخصوص تشریح فرمایا کرتے تھے۔ اور عام فہم اور معقول دلائل دیتے ہوئے خود فرمایا کرتے تھے اتقوا فراسۃ المؤمن انہ ینظر بنور اللہ۔ گھر میں دینی فضاء پیدا کر کا جب بنے ہوئے کے علاوہ جموں کی جماعت کے روح رواں تھے۔ اور جب پیغامیوں کا فتنہ پیدا ہوا۔ اور خواجہ جمال الدین صاحب برادر خواجہ کمال دین مرحوم انسپکٹر مدارس جموں اور دیگر سرکردہ لوگ جماعت کا ساتھ چھوڑ گئے۔ تو نہایت استقلال اور استقامت کے ساتھ ان کا مقابلہ کر کے جماعت احمدیہ جموں کے قیام کا باعث ہوئے۔ اور اگرچہ اب خدا کے فضل سے مکرم خلیفہ عبدالرحیم صاحب اسسٹنٹ ہوم سیکرٹری جوان کے نسبتی بھائی ہیں۔ اور ایک دو اور معزز دوست جموں کی جماعت کا وقار بڑھانے کے ذمہ دار ہیں لیکن ابتداء میں ان کے وجود ہی سے جموں کی جماعت کے وقار میں اضافہ ہوا۔ اور چونکہ خدا کے فضل سے کاروبار کے سلسلہ میں حکام سے واسطہ پڑتا رہتا۔ اس لئے حکام اور عوام میں جماعت ان کے اثر ورسوخ کے طفیل ایک باوقار جماعت سمجھی جاتی تھی۔ مبلغین سلسلہ بلکہ افراد سلسلہ جنہیں جموں یا کشمیر ٹھہرنے یا جانے کا اتفاق ہوا ہے سبھی اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ احمدی احباب کی خاطر ومدارات کرنے میں وہ ایک گونہ راحت پاتے تھے۔ اور ان کی خدمت کرنا بلکہ مالی امداد تک کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اور خود کوشش کر کے دوستوں کو اپنے ہاں مہمان ٹھہراتے تھے۔

کاروباری اعتبار سے بھی ایک کامیاب کاریگر تھے۔ ابتداء میں اپنے ہاتھ سے کام کرنا شروع کیا۔ اور آہستہ آہستہ یہاں تک ترقی کی۔ کہ جموں کی ریاست میں فرنیچر کا بہترین کارخانہ بنانے کا موجب ہوئے۔ اپنے کام میں خوب ماہر تھے۔ متعدد ایجادوں کے موجد تھے۔ یہانتک کہ خود حضور مہاراجہ بہادر جموں وکشمیر ان کی کاریگری کے قائل ہیں۔ اور اپنے ذاتی استعمال کی اشیاء انہیں کے کارخانہ سے بنواتے ہیں۔ کاروبار میں اتار چڑھاؤ ہوتا ہی ہے۔ چنانچہ سرینگر کشمیر میں کارخانہ اور بلڈنگ بنانے کے بعد کہ جہاں ہزاروں روپیہ خرچ آیا۔ متعدد مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن آخری فیصلہ اور کامیابی سے کبھی مایوس نہ ہوئے بلکہ اپنی خداداد فہم وفراست اور معاملہ فہمی سے مصائب پر قابو پانے کی کوئی نہ کوئی راہ نکال لیتے نہ کبھی خود گھبراتے اور نہ اپنے ساتھیوں کو گھبرانے دیتے۔

قوت ارادی اس قدر زیادہ تھی کہ مایوسی کو پاس نہ پھٹکنے دیتے تھے۔ چنانچہ بیماری کے ایام میں جبکہ بظاہر صحت یاب ہونا محال نظر آتا تھا گھر والوں کو تسلی دیتے رہے۔ اور صحت یاب ہونے کا یقین دلاتے رہے۔ زندہ دلی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور باوجود پیرانہ سالی اور آخری دو سالوں میں بیماری کے ان کی گفتگو نہایت پُرلطف اور بامذاق ہوتی تھی۔ خدا کے فضل سے صاحب کشوف ورؤیا تھے۔ حتیٰ کہ خواب میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کر چکے تھے۔

خدا تعالےٰ اپنے نیک بندوں کو دنیا میں ہی جنت دے دیتا ہے۔ اور ان کی اولاد کو ان کے لئے قرۃ عین بنا دیتا ہے۔ چنانچہ ان کی اولاد خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کی ہر طرح فرمانبردار اور عاشق تھی۔

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے لیس اصل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے

اور وہ علاج

"اکسیر شباب"

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت تین خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اور اس بات کا خود ان کی طبیعت پر بڑا اچھا اثر تھا۔ آپ ایک بیوی کے علاوہ اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑ گئے ہیں۔ سوائے عزیز ناصر احمد کے جو میرے پاس رہا۔ باقی سب شادی شدہ ہیں۔ اور سوائے عزیز مبارک احمد کے کہ جس کی اپنے والد صاحب مرحوم کی وفات سے صرف ایک ہفتہ پہلے شادی ہوئی۔ بڑے بھائی مکرم عبدالرحمٰن صاحب اور ہمشیرہ صاحبہ خدا کے فضل سے کثیر الاولاد ہیں۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالےٰ سب کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین

آپ نہ صرف خالص اپنی ہی اولاد سے بلکہ تمام ذوالقربیٰ سے نہایت شفقت اور احسان کا سلوک روا رکھتے تھے۔ چنانچہ یہ بات شاید بہت دوستوں کے لیئے ناقابل قبول ہوگی۔ کہ خاکسار ان کا حقیقی بیٹا نہ تھا۔ بلکہ ہمشیرہ زادہ۔ اور اگرچہ میرے والد صاحب مرحوم کی حیات میں ہی انہوں نے مجھے اپنی تربیت میں لے لیا تھا۔ لیکن اُن کی وفات کے بعد جو میرے بچپن کے ایام میں واقع ہوئی۔ ہماری پرورش خود ہی کی۔ اور اس قدر بے دریغی سے میری تعلیم پر روپیہ خرچ کیا اور مجھ سے اس قدر محبت تھی۔ کہ سوائے اُن دوستوں کے جن کو ہمارے خاندان سے ذاتی واقفیت تھی۔ باقی تمام لوگ مجھے اُن کا حقیقی بیٹا سمجھا کرتے تھے۔ بلکہ فرط محبت میں وہ خود بھی ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔ میری تعلیم مکمل کرانے کے علاوہ قادیان سے وابستگی پیدا کرنے کا بھی خاص اہتمام فرماتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۸ء میں مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے درس میں بھی شامل کروایا۔ اور بعد میں خود ہی قادیان میں ملازم کرانے کا اہتمام فرمایا حالانکہ ریاست میں خود اپنے اثر اور رسوخ سے کسی زیادہ اچھے عہدے پر ملازم کرا سکتے تھے۔

آپ بہشتی مقبرہ میں پہنچنے سے ایک دو ہفتہ پہلے ہی "بہشت" میں جا چکے تھے۔ آخری ایام میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرے پاس بہشت کا میوہ پڑا ہے۔ اور کسی کو آم دیتے اور کسی کو آڑو۔ ایک روز فرمایا کہ وہ دیکھو بہشت کا دروازہ کھل چکا ہے۔ اور میرا اور ایک اور پُرانے صحابی کا نام لکھا گیا ہے۔ اور خدا کا کرنا بھی ایسا ہی ہوا۔ آپ اور آپ کے خُسر (حضرت خلیفہ نورالدین صاحب رضی جنکا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں متعدد جگہ ذکر آتا ہے۔ اور جنہیں حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی کی خاص صحبت کا فخر حاصل تھا۔ اور ایک پارسا اور عابد بزرگ تھے) نے ایک ہی روز وفات پائی۔ اور دونو بزرگ پہلو بہ پہلو قطعہ خاص میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں ان کی ارواح پر ہوں۔

غمزدہ خاکسار محمد ابراہیم

وصایا

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لیئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۱۹:۔ منکہ عبدالحمید ولد چودہری محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن چک $\frac{121}{ج۔ب}$ گوکھووال ڈاکخانہ لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/ ماہ وفا ۱۳۲۱ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ اپنی ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۴۶ روپے ہے۔ میں $\frac{1}{10}$ حصہ آمد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میرے مرنے سے پیشتر یا مرتے وقت کوئی جائیداد میسر ہوجائے تو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو جاوے تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالحمید سکینڈ بٹالین ایم کمپنی آئی۔ اے۔ او سی جبل پور۔ گواہ شد:۔ عبدالعزیز چک $\frac{99}{ت}$ شمالی حال جبل پور۔ گواہ شد:۔ غلام مصطفےٰ کلرک جبل پور۔

نمبر ۶۲۴۱:۔ منکہ قطب الدین ولد عمرا قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیال گڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{42}$/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل غیر منقولہ جائیداد ہے۔ دو گھماؤں اراضی چاہی قیمتی ۱۶۰۰ روپے واقعہ ہرسیاں ہے، اس کے علاوہ مبلغ چار صد روپیہ کی اراضی چاہی ۲ $\frac{1}{2}$ گھماؤں واقعہ ہرسیاں رہن باقبضہ میرے پاس موجود ہے۔ کل جائیداد کی قیمت مبلغ ۲۰۰۰ روپے ہوئی۔ اس میں میرا بھتیجہ مسمی لال دین احمدی برابر کا حصہ دار ہے اسطرح میرا حصہ ایک ہزار روپیہ ہوا علاوہ ازیں ایک بدو مکان خام قیمتی ۹۰ روپے واقعہ ہرسیاں ہے۔ اس کے ہم تین بھائی حصہ دار ہیں۔ میرے حصہ میں مبلغ ۳۰ روپے آتے ہیں۔ اس طرح کل میری جائیداد ۱۰۳۰ روپے کی ہوئی۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت جو مبلغ ۱۰۳ روپے بنتے ہیں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسی وقت میرا گذارہ اس زمین کی آمد پر ہے۔ میں یہ بھی بشرح صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر مجھے کوئی آمد بصورت ملازمت یا تجارت ہوئی تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کچھ یا کل رقم

دواخانہ نورالدین رضی قادیان کی مشہور دوائیں

			آنے	روپے
(۱) ضیدلین	کمی خون کو دُور کرنے کے لئے نیز جلدی امراض کیلئے مجرب ہے	قیمت یک صد قرص	۱۲	۱
		" نصف	۰	۱
(۲) اکسیر معدہ	بدہضمی۔ نفخ۔ کھٹے ڈکار۔ بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کیلئے مفید ہے	قیمت یک صد قرص	۱۲	۱
		" " نصف	۰	۱
(۳) قرص خاص	امراض مخصوصہ کیلئے ازحد مجرب ومفید ہے۔	قیمت پچاس قرص	۰	۲
(۴) اکسیر سیلان الرحم	یعنی لیکوریا یا سفید پانی کیلئے اکسیر ہے۔	قیمت فی شیشی	۰	۳
(۵) نورنجن	دانتوں کی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔	قیمت فی شیشی دو اونس	۸	۰
		" " " ایک "	۵	۰
(۶) تریاق اٹھرا	مرض اٹھرا کے لئے مکمل کورس گیارہ تولہ	یکمشت فی تولہ	۰	۱
		" الگ متفرق	۴	۱
(۷) سُرمہ مبارک نگردوں	آشوب چشم وغیرہ کیلئے مفید ہے	قیمت فی تولہ	۸	۲
		" ۳ ماشہ	۱۲	۰
(۸) رفیق نسواں	حیض کی تکلیف اور کمی کا حکمی علاج	قیمت یکصد قرص	۱۲	۳
		" بچاس قرص	۰	۲
(۹) عنبرین	طاقت کی بے نظیر دوا	قیمت پانچ تولہ	۰	۴
(۱۰) اکسیر کھانسی	کھانسی کے لئے مجرب دوا	قیمت پچاس قرص	۰	۱
(۱۱) دوائی نعمت الٰہی	اولاد نرینہ کے لئے مجرب نسخہ	قیمت مکمل کورس دس روپے صرف	۰	۱۰

منگوانے کا پتہ:۔ دواخانہ نورالدین رضی قادیان

حب لسماک

ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت یکصد قرص ۸/

جان ہے تو جہان ہے

دل ودماغ اور اعصاب کی طاقت کیلئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے

حبِّ مروارید عنبری

بے نظیر دوا ہے

قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے (للعہ)

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں
داخل کر کے رسید حاصل کرلوں - تو
وہ رقم میری وصیت سے منہا شدہ
سمجھی جائے گی -

العبد
نشان انگوٹھا میاں قطب الدین ہرسیال
گواہ شد
بدر الدین موصی مبلغ مقامی تبلیغ ہرسیال
گواہ شد
عبدالرحمٰن موصی (بی - اے) ہرسیاں

کس طرح آپ کے دس روپئے ہمارے ملک کی مدد کرتے ہیں

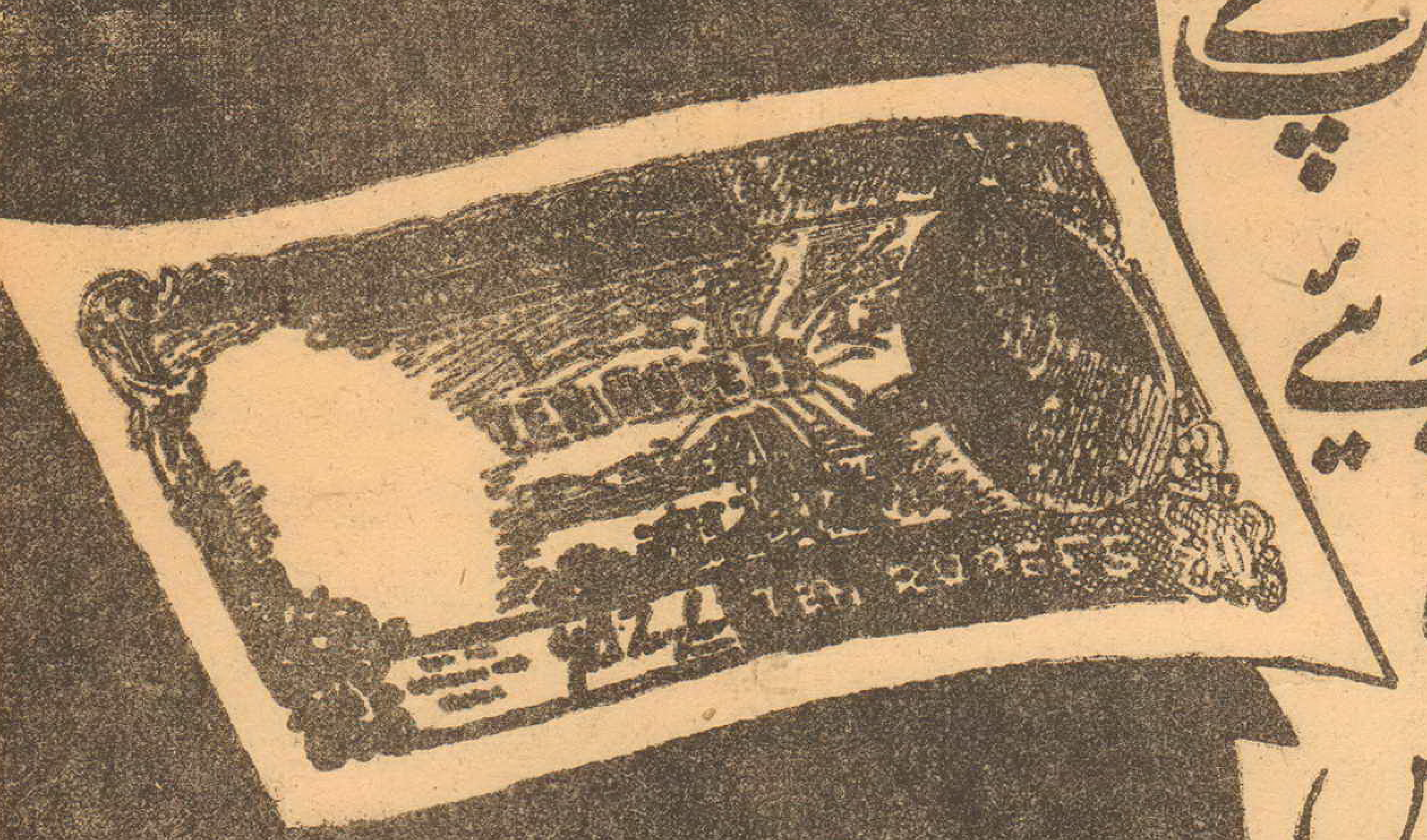

Digitized By Khilafat Library Rabwah

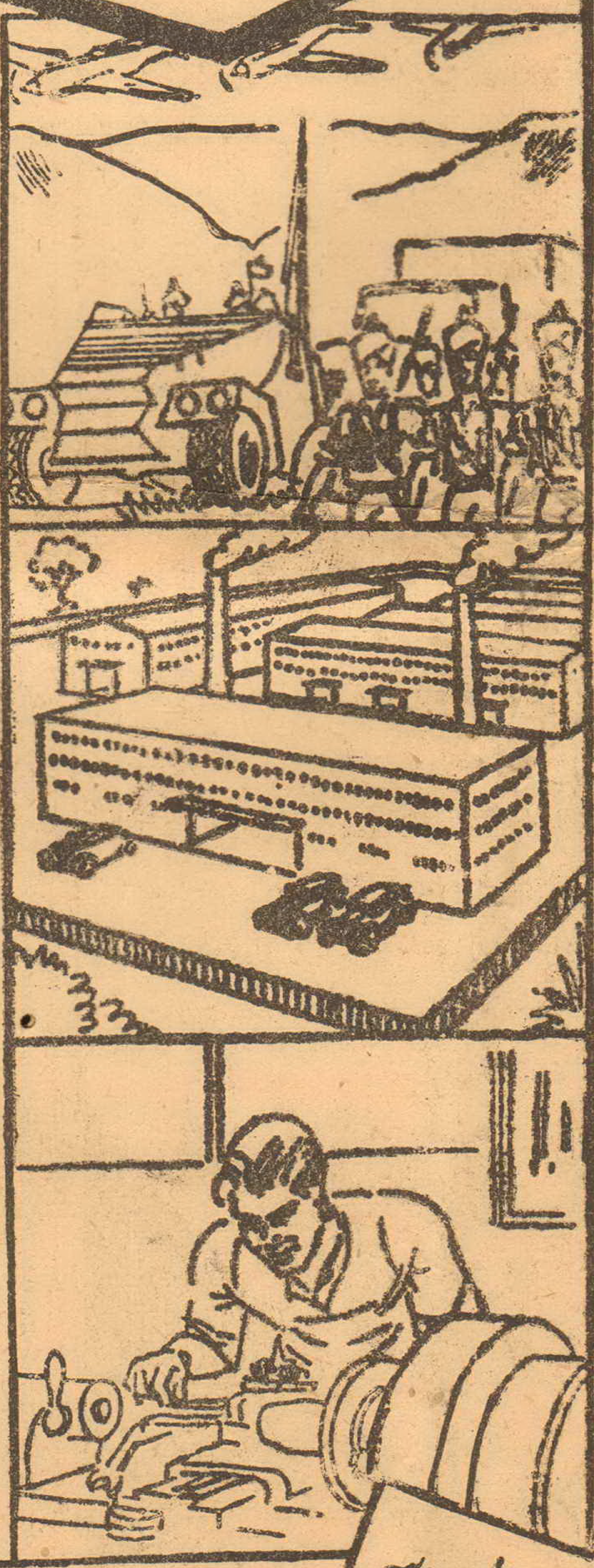

۱ میدانِ جنگ میں
ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ پر روپیہ لگائیے - یہ ان لوگوں کے سامانِ جنگ اور ہتھیاروں وغیرہ کی تیاری میں مدد دے گا جو ہمارے ملک، ہمارے گھروں اور ہمارے بچوں کی حفاظت کرتے ہیں

۲ کارخانے میں
یہ روپیہ اُن کارخانوں کے کام بھی آئے گا جو یہ سامان اور ہتھیار وغیرہ تیار کر رہے ہیں - اور ہندوستانی کارخانوں کی ترقی اور تیز رفتاری کا باعث بھی ہوگا۔

۳ لوگوں میں
یہ روپیہ ہندوستان کے ہزاروں بے روزگار لوگوں کو روزگار سے لگانے میں بھی بڑی مدد کرے گا -

اپنا پس انداز کیا ہوا روپیہ محفوظ اور مفید کام میں لگایئے -

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس خریدیئے

آپ کے ڈاک خانے سے مل سکتا ہے -

ہر دس روپیہ تین روپیہ نو آنہ منافع پیدا کرتا ہے

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کے شکار - اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں - آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہوجاتے ہیں - اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہوجاتی ہیں - بس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہوچکا ہے - خرید لیں قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ار

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

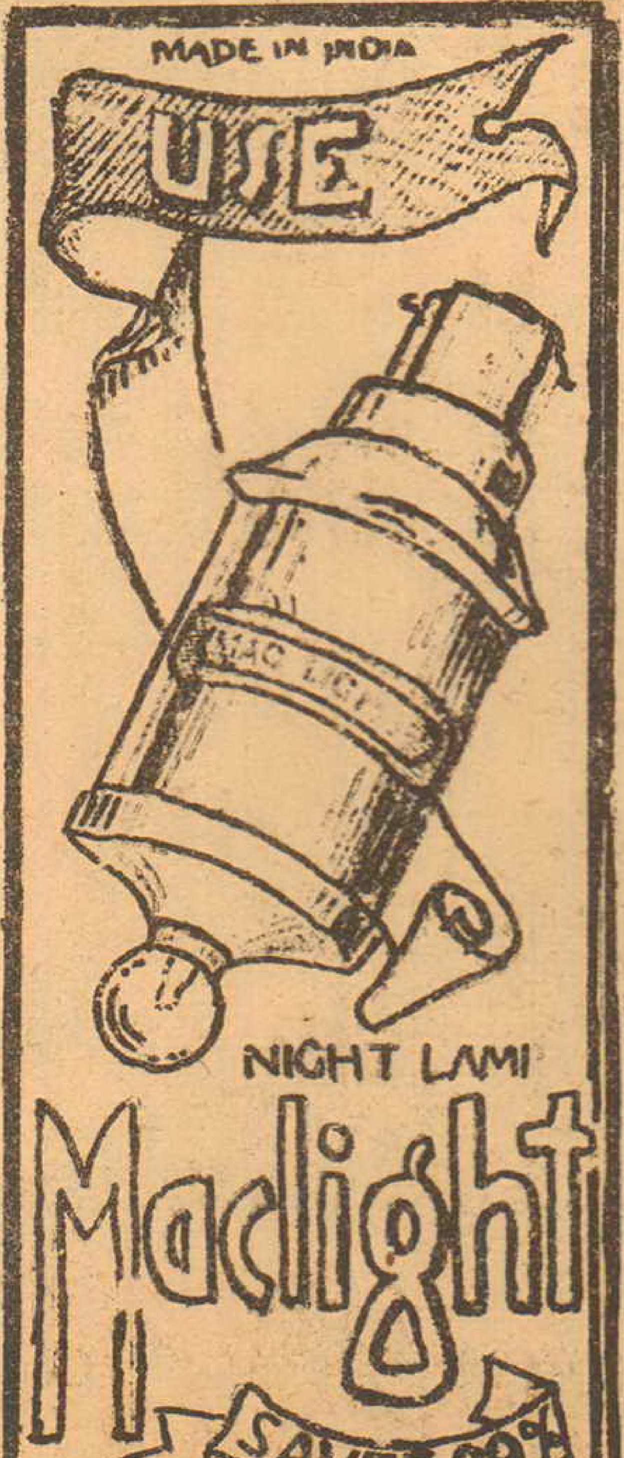

میک لائٹ
تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے
ہر گھر میں اس کی موجودگی ضروری ہے
میک ورکس قادیان
B.39

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۹ ستمبر۔ سر راماسوامی مدلیار اور ہز ہائی نس جام صاحب نوانگر ہوائی جہاز کے ذریعہ انگلستان پہنچے ہز ہائی نس جام صاحب نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہم یہاں اسلئے آئے ہیں کہ لڑائی کے کام میں برطانیہ کو زیادہ سے زیادہ مدد دیں۔ ہمیں راستہ میں برطانی اور ہندوستانی سپاہیوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو مار بھگائیں گے۔ سر راماسوامی مدلیار نے کہا۔ ہمارا ارادہ یہاں گولہ بارود اور دوسرا جنگی سامان بنانے والے کارخانوں کو دیکھنے کا ہے۔ مجھے انگلستان پہنچکر اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ بالآخر اتحادیوں کو ہی فتح ہوگی۔ جو سچائی کیلئے لڑ رہے ہیں ٭

نئی دہلی ۹ ستمبر۔ نیشنل ڈیفنس کونسل کا چھٹا اجلاس جو سوموار سے دہلی میں ہو رہا ہے۔ کل بھی جاری رہا۔ ہوم ممبر نے بتایا کہ کانگرس کی سول نافرمانی کی تحریک کے بعد ملک پر اس کے کیا اثرات ہوئے ہیں اور مختلف صوبوں میں جھگڑے اور بدامنی کی جو وارداتیں ہوئی ہیں۔ ان کو دبانے کے لئے کیا کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس امر پر بحث شروع ہوئی۔ ممبروں نے اس بات پر زور دیا کہ گورنمنٹ کو اس قسم کے جھگڑے اور فسادات مٹانے کیلئے اپنا پورا زور صرف کرنا چاہیئے سپلائی ممبر ڈاکٹر امبیدکار نے جو بیان دیا۔ اسکی روشنی میں اس بات پر بحث ہوئی۔ کہ ہندوستانی کارخانوں کو ہوائی حملوں سے بچانے کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے۔ کونسل کا جلسہ آج بھی ہو رہا ہے ٭

نئی دہلی۔ ۹ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ چند دنوں سے یہ افواہیں پھیل رہی ہیں کہ اب نئے سرے سے پھر ویسے ہی جھگڑے اور فسادات شروع ہونیوالے ہیں جو چار ہفتے پہلے ہوئے تھے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ان مَن گھڑت کہانیوں کی کوئی بنیاد ہے یا نہیں۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ کانگرس کی سول نافرمانی کی تحریک کو جو لوگ زندہ رکھنا چاہتے ہیں یہ انہی کی پھیلائی ہوئی افواہیں ہیں تاہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو امید ہے کہ لوگ ان افواہوں کا یقین نہیں کرینگے۔ اور نہ کسی کی دھمکی میں آئیں گے بلکہ حسب معمول پُرامن طریق پر اپنے کاروبار کو جاری رکھینگے حکومت اس قسم کے تمام فسادات پر غلبہ پانے اور انہیں دُور کرنیکا پکا ارادہ کئے ہوئے ہے ٭

ماسکو ۹ ستمبر۔ کل رات ماسکو کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا۔ کہ جرمن سٹالن گراڈ کے مغرب کی طرف سے برابر حملے کر رہے ہیں۔ کل رُوسیوں نے اپنے بچاؤ کی سخت لڑائی لڑی۔ دشمن نے ٹینکوں سے حملہ کیا جسے رُوسیوں نے بڑی بہادری سے روک دیا۔ یہ دیکھکر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دشمن اور کمک لے آیا۔ جس کے نتیجہ میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ اور روسیوں کو اپنے نئے مورچوں پر پیچھے ہٹنا پڑا۔ جرمن فوجوں نے روسی مورچوں کو گھیرنے کی کوشش کی تھی مگر اسمیں وہ بُری طرح ناکام ہوئیں۔ ایک اور علاقہ میں روسی دشمن کو آگے بڑھنے سے روک رہے ہیں۔ ایک جگہ دشمن روسی فوجوں میں دراڑ ڈالنے میں کامیاب ہوگیا۔ دشمن دعویٰ کر رہا ہے کہ اسنے سات میل لمبی دراڑ ڈالدی ہے، کاکیشیا کے مورچہ کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں ملی۔ کل جو خبریں ملی تھیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ روسی نوووروسسک میں بچاؤ کی بھیانک لڑائی لڑ رہے ہیں۔ روسی اخبار "پرودا" کو خبر ملی ہے کہ ایک روسی دستہ نے کاکیشیا میں ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں بہت سے جرمن پکڑ لئے گئے ہیں۔ جرمنوں نے اپنی کھوئی ہوئی جگہ کو دوبارہ حاصل کرنیکے لئے کئی بار حملے کئے۔ مگر ہر بار انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا ٭

لنڈن ۹ ستمبر۔ کینیڈا اور رُوس میں ایک اہم تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اسکے رو سے روس کو جو قرضہ دیا گیا ہے اس کے ذریعہ وہ کینیڈا سے بہت سا گیہوں اور آٹا خریدیگا اس معاہدہ کے مطابق کینیڈا سے گیہوں اور آٹے سے بھرے ہوئے جہاز روس روانہ ہو گئے ہیں ٭

چنگکنگ ۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کیفینوا کی لڑائی کی حالت میں کوئی خاص ادل بدل نہیں ہوا۔ چینی اور جاپانی فوجیں گذشتہ پانچ دنوں سے گتھم گتھا ہو رہی ہیں۔ اور چینی جاپانی مورچوں کو توڑنے کی سخت کوشش کر رہے ہیں ٭

واشنگٹن ۹ ستمبر۔ واشنگٹن میں مقیم چینی سفیر نے استعفٰے دے دیا ہے۔ ان کی جگہ جنرل چیانگ کائی شیک نے ایک اور چینی سفیر مقرر کر دیا ہے ٭

واشنگٹن ۹ ستمبر۔ کل رات واشنگٹن میں مسٹر کارڈول ہل نے ایک اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ نے ایکواڈور کی حکومت کی اجازت سے ضلع پیگوس میں کئی ہوائی اڈے بنا لئے ہیں ٭

لنڈن ۹ ستمبر۔ کل برطانیہ کے جنوبی کنارہ کے پاس ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے ایک جہاز کو سمندر میں گرا دیا۔ اسکے علاوہ برطانی بمباروں نے دشمن کے علاقہ پر پرواز کی اور ایک بندرگاہ کی گودی پر بم برسائے ٭

مدراس ۹ ستمبر۔ مدراس گورنمنٹ کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مدراس میں سوائے ایک کے باقی تمام کالج اور سکول کھل گئے ہیں۔ اور لڑکے حاضر ہوگئے ہیں۔ باقی علاقوں میں بھی ہر جگہ سکول اور کالج کھل گئے۔ اور حالات معمول پر آگئے ہیں ٭

بمبئی ۹ ستمبر۔ کل بمبئی میں کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔ جن دو کارخانوں کے مزدوروں نے گذشتہ سوموار کو کام کرنا بند کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک کارخانہ کے مزدوروں نے پھر کام کرنا شروع کر دیا ہے شمالی حصہ میں طلباء نے ایک جلوس نکالا جسے پولیس نے منتشر کر دیا ٭

لاہور ۹ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلسوں اور جلوسوں پر جو پابندی عائد کی تھی۔ اس کی میعاد ایک مہینہ اور بڑھا دی ہے ٭

انقرہ ۹ ستمبر۔ کل ترکی کے وزیر خارجہ نے مسٹر وینڈل ولکی سے ملاقات کی اور دیر تک ان سے گفتگو کرتے رہے ٭

لنڈن ۹ ستمبر۔ کل برطانیہ کے ہلکے جہازوں نے جرمنوں کے ایک مال لیجانے والے جہاز پر حملہ کیا۔ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ کنارے کی دشمن توپوں نے گولہ باری کی۔ مگر اسکے باوجود ہمارے جہازوں نے اپنا حملہ جاری رکھا رو ہر کی کھاڑی کے پاس بھی سمندری لڑائی ہوئی۔ ایک برطانوی کشتی کو معمولی نقصان ہوا ٭

لاہور ۸ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ میونسپل کمیٹیاں نمک پر ٹرمینل ٹیکس یا محصول چنگی عائد نہیں کر سکتیں۔ اگر کسی نے لگا رکھا ہو تو اُسے منسوخ کر دے ٭

لنڈن ۸ ستمبر۔ آج مسٹر چرچل نے دارالعوام میں جنگ کی حالت پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ روسیوں کو شکایت ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے اُنکی پوری مدد نہیں کی۔ اور یہ شکوہ بے جا نہیں کیونکہ جرمنوں نے روس پر بے انتہاء دباؤ ڈال رکھا ہے۔ ماسکو جانے سے قبل امریکہ اور برطانیہ کے مابین دنیا بھر کے معاملات کے بارہ میں سمجھوتہ ہو چکا تھا۔ مصر میں پہلے ہماری فوجی طاقت کافی نہ تھی۔ اسلئے اسی ہزار سپاہ کے علاوہ چار سو میل پیچھے ہٹنے میں بہت سے سامان کا بھی نقصان ہوا۔ مگر فوجیوں کے حوصلے بلند ہیں۔ اور مصر کی جنگ میں تبدیلی انہی حالات کے پیش نظر کی گئی۔ جنرل آکنلک اپنی مرضی سے رخصت پر چلے گئے ہیں۔ اگرچہ بحری نقصانات اب بھی کافی ہیں مگر گذشتہ تین ماہ سے انمیں کمی ہو رہی ہے۔ اتحادی ممالک میں جہاز سازی کی رفتار غرقابی کی نسبت زیادہ ہے۔ ڈیپ پر چھاپہ دراصل بڑے حملہ کے سلسلہ کی ایک کڑی تھی اور جنگی ہائی کمانڈ مصر کی آٹھویں فوج کی کمان لارڈ گورٹ کے سپرد کرنا چاہتی تھی۔ مگر افسوس کہ وہ جنگ میں مارے گئے۔ آخر میں آپ نے محوریوں کو متنبہ کیا کہ اہل یورپ پر ان مظالم کا پوری طرح انتقام لیا جائے گا۔ اور ہر ظالم کو مکافات عمل کے لئے ایک ٹریبیونل کے سامنے پیش ہونا پڑیگا ٭

واشنگٹن ۸ ستمبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے آج شب ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۳ء میں امریکہ کو لڑائی پر ایک کھرب ڈالر خرچ کرنے پڑینگے۔ ایسا نظر آتا ہے کہ لاکھوں جرمنوں کو رُوسی محاذ پر ایک اور خوفناک موسم سرما بسر کرنا پڑیگا شکستوں کے باوجود رُوس ثابت قدم رہیگا۔ بحیرہ روم اور مشرقِ وسطیٰ میں ہمارے لئے جو خطرات ہیں۔ ہمیں ان کا اچھی طرح علم ہے۔ یورپ میں جرمنی پر حملہ کرنا ہمارے مقاصد میں داخل ہے۔ اور بارہ مقامات ایسے ہیں جنپر حملہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس حملہ کے لئے برطانیہ میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ہم جنگ کے چاروں محاذوں میں سے کسی ایک کو بھی نظرانداز نہیں کرینگے۔ ہم نے جو اہم فوجی فیصلے کئے ہیں وہ اپنے وقت پر ظاہر کئے جائینگے ٭

لنڈن ۸ ستمبر۔ روسی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ سے ٹیلیفون اور وائرلیس کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے ٭

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی
لٹھا
استعمال کریں
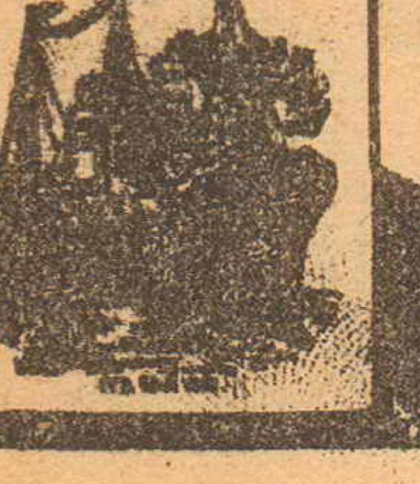
اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں
باوا پُردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
پٹیالہ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی